علامہ نواب سید محمد صدیق حسن خان قنوجیؒ

ماہِ ربیع الاوّل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور وفات اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو ہوئی تھی۔

عید میلاد النبیؐ: اس ماہ میں میلاد النبیؐ کی محفلیں اور مجلسیں کرنے کی کوئی شرعی دلیل نہیں۔ شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی محمد بن علی شوکانی نقشبندی و دیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین ہمیشہ اس امر کو بدعت و ضلالت قرار دیتے چلے آئے ہیں۔

بدعت حسنہ: جو لوگ اسے "بدعت حسنہ" قرار دیتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ کسی بھی صحیح یا ضعیف وغیرہ حدیث سے کسی بھی بدعت کا "بدعت حسنہ" ہونا ثابت نہیں[لہ] بلکہ صحیح حدیث میں ہر قسم کی بدعت کو گمراہی قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (ہر بدعت ضلالت ہے)

بدعت کے بہتر دروازے ہیں جن میں سے ایک دروازہ وہ ہے جسے لوگوں نے "بدعت حسنہ" کا نام دے رکھا ہے۔ بہت سے اہل سنت بھی (جو اس حقیقت سے ناواقف ہیں) اسی دروازے سے بدعات میں داخل ہو گئے ہیں۔

حُبِّ رسول اور اس کا اظہار: اس مہینے کی فضیلت کے متعلق کوئی حدیث نہیں ملتی اور نہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم آپ کی ولادت کی خوشی میں اظہار ارادت کے لئے محفل آرائی کریں۔ یہ محفل آرائی معصیت پیرائی ہے۔ ہمارے سلف صالحین میں کسی نے بھی میلاد النبیؐ نام کا کوئی نمونہ نہیں چھوڑا۔ حالانکہ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حقیقی محبت تھی۔ وہ ہمارے عوام و خواص میں کب پائی جاتی ہے۔ جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے اور پھر بدعات کا بھی مرتکب ہو، وہ بد دماغ یا مجنون ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر مسلمان کو اپنے ماں باپ، اولاد، خویش اقارب اور ہر کسی سے زیادہ محبت ہونی

[لہ] یعنی بدعت اصطلاحی ۱۲ (۱۱۱/۵)

چاہیے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔ لیکن یہ محبت اسی انداز سے ہونی چاہیئے جو کتاب و سنت سے واضح ہو۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم محبت کے لئے نئے نئے انداز اختیار کریں اور نئی نئی باتیں پیدا کر کے بدعتی بنیں۔ علمائے حنفیہ نے بھی اس امر کی تصریح کی ہے کہ معمولی معمولی سنتوں پر عمل کرنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور "بدعت حسنہ" کرنے سے دل سیاہ پڑ جاتا ہے حتیٰ کہ قلبی نورانیت بالکل ختم ہو جاتی ہے (خدا ہمیں اس حالت سے محفوظ رکھے) شیخ عبدالحقؒ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں یہی بات تحریر فرمائی ہے معروف حنفی عالم مُلّا علی قاریؒ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ مسنون طریقہ پر استنجا کرنا مدرسہ اور سرائے بنانے سے بہتر ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں فرمایا ہے کہ جس مسئلہ میں علماء اور صوفیہ کے درمیان اختلاف ہو اس میں حق ہمیشہ علماء کے ساتھ ہوتا ہے۔ میلاد النبی منانے کے سلسلہ میں بھی علمائے ربانی کا اتفاق ہے کہ اس کا کوئی ثبوت نہیں اور یہ ہر حالت میں بدعت ہے جو نتیجۃً گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

تفسیر فتح القدیر

ابن کثیر، خازن، دُرِ منثور، جلالین، ابن عباس، بیضاوی، فتح البیان، ابن عربی، قمی، نسفی، زاد المسیر، دارمی، سنن الکبریٰ للبیہقی، الترغیب والترہیب، زوائد لابن حبان، دارقطنی، نیل الاوطار، عون المعبود، تحفۃ الاحوذی، الزرقانی شرح المؤطا، الزرقانی شرح المواہب اللدنیہ، بحر الرائق، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، میزان الاعتدال، تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب، طبقات ابن سعد، البدر الطالع للشوکانی (فی اسماء الرجال) الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم، المحلی لابن حزم بتحقیق احمد شاکر، الفصل فی الملل والاہواء والنحل لابن حزم مع کتاب النحل للشہرستانی، اعلام الموقعین لابن قیم، سراج الوہاج شرح مسلم للنواب صدیق الحسنؒ، البدایہ والنہایہ، تاریخ طبری، حیاۃ الحیوان

آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرماویں۔

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار **لائل پور**